السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے مکان کے چند پرنالے جنگی عرصہ دراز سے بجانب ایک قطعہ اراضی افتادہ آتے تھے، عرصہ تقریباً چالیس سال کا ہوا کہ زمین افتادہ مذکورہ پر زرچندہ سے مسلمانان اہل محلہ نے مسجد تعمیر کی، بروقت تعمیر مسجد بانیان نے پرنالہائے جنگی مذکورہ مالک مکان مذکورہ کو قلفی دار کراکر اندرون مسجد قائم رکھے، چنانچہ دو پرنالے حرف (ا) و (ب) جو دلان مسجد کی حد میں آئے، ان کو مسجد کی چھت پر لے کر پانی ان کا پشت مسجد کے کوچہ میں اتار دیا، اور دو پرنالے (ج) و (دال)، صحن مسجد میں واقع ہوئے، ان کا پانی لینے کے واسطے ایک نالی زیر دیوار مکان زید بزنگ سرخ از حرف (ز) تا (ح) سراسر حق پشتہ برنگ زرد چھوڑ کر تعمیر کی گئی، اس نالی میں ایک پرنالہ حضرت (واؤ) خاص مسجد کی چھت کا، اور دو پرنالے مذکورہ مکان زید کے صحن مسجد میں واقع ہوئے تھے لے لیے گئے، اور نالی مذکورہ ہمراہ فرش صحن مسجد پتھر کے چوکون سے ڈھانک دی گئی، پانی پرنال ہائے مذکورہ کا بذریعہ نالی مذکورہ وضو کی نالی کشادہ میں ملا دیا گیا۔ چنانچہ اسی شکل میں اب تک جاری ہے، علاوہ ان کے ایک پرنالہ حرف (ہ) جو مکتب خانہ کی چھت پر سے ہوکر آرہا ہے، اس کا پانی مکتب خانہ کی چھت کے پرنالہ قلفی دار میں سائل ہوکر وضو کی نالی میں آتا ہے۔

اب زید کی وارث ہندہ نے اپنے مکان پر پختہ دو منزلہ تعمیر کرایا، اور بروقت تعمیر بلحاظ مسجد گندہ پانی مثل پاخانہ و غسل خانہ کا مسجد کی طرف سے ہٹا کر دوسری جانب پھیر دیا، جو اس وقت ممکنات سے تھا، باقی پانی یعنی صحن کا بالاخانہ کا و نیز سقفہائے بالاخانہ مذکورہ کا بدستور جانب مسجد جاری رکھا مکامن ہندہ کے جو پانچ پرنالے حرف (الف) و (ب) و (ج) و (دال) و (ہ) قدیم سے بجانب مسجد آتے تھے اسی شکل سے اب تک قائم ہیں۔ جیسا کہ نقشہ منسلکہ فتویٰ ہذا سے ظاہر ہے۔

اب اہل محلہ چاہتے ہیں، کہ جو پانی صحن بالاخانہ ہندہ کا بذریعہ پرنالے حروف (ج) و (دال) صحن مسجد کی طی نالی قدیمہ میں آتا ہے۔ وہ موقوف کو دیا جاوے، کیوں کہ وہ مستعمل یا گندہ پانی ہونے کی وجہ سے وضو کے پانی میں آکر بدبو دیتا ہے، جس سے وضو کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہندہ یا اس کے رفقاء شکایت بدبو کی مدافعت بلحاظ ادب و پاس مسجد بزر لاگت خود بذریعہ نل آہنی وغیرہ کو دینے کو تیار ہیں۔ لیکن ادھر سے بالکل پرنالے پھیر لینے میں نہایت دقت وہرج و نقصان اس کو اپنی جائداد کا معلوم ہوتا ہے، بالخصوص ایسے وقت میں جب کہ کام تعمیر کا بالکل ختم ہوچکا ہے۔ اس لیے وہ اپنی حقیقت چھوڑ دینے سے معذور ہیں۔

اب سوال یہ ہے۔

نمبر ۱: کہ ازروئے شرع شریف بصورت مندرجہ بالا ہندہ کا عذر قابل تسلیم ہوگا یا نہیں، اور وہ اپنی حقیقت کی بابت ایسے عذر سے عند اللہ گناہ گار ہے یا نہیں، اور جو لوگ ایسے فعل پر ہندہ کو جس کو وہ محال و مضرب بخش خیال کرتی ہیں مجبور کریں، تو عند اللہ وہ مستحق اجر و ثواب کے ہیں یا نہیں؟

نمبر ۲: دوسرے ہندہ اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کی بلا معصیت استحقاق رکھتی ہے، یا نہیں؟

نمبر ۳: تیسرے صحن مسجد میں زیر دیوار مکان ہندہ جو نالی پرنالہائے مذکورہ کی چوکون سے ڈھکی ہوئی ہے۔ جس کی گہرائی تقریباً پاؤ درعہ ہے، کہ تری نالی کی غالباً چوکون نہیں پہنچ سکتی، آیا اس پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

نمبر ۴: چوتھے جو اہل اسلام اپنے بھائی مسلمان کو کسی ایسے فعل پر مجبور یا مطعون کریں، یا اس کی توہین کے درپے ہوں یا نقصان پہنچاویں، اور حق الامر کو چھپانے کی کوشش کریں، تو عند اللہ ان کے واسطے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب: ... صورت مذکورہ فی السوال میں چونکہ پرنالے ہندہ کے بجانب زمین افتادہ جس میں مسجد تیار ہوئی تھی، قدیم سے جاری تھے، اور وقت تیاری مسجد کے حق پشتہ اور حق نالی مکان کو مورث ہندہ اور بانیان مسجد نے قائم رکھا تھا۔ پس جو زمین پشتہ اور زمین نالی ہے وہ خالصاً لوجہ اللہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حق العبد باقی ہے۔ عالمگیری میں ہے:

"حكى الفقيه أبو الليث إنهم استحسنوا ان الميزاب إذا كان قديما وكان تصويب السطح إلى داره وعلم ان التصويب قديم وليس بمحدث أن يجعل له حق التسييل"

''اگر پرنالہ قدیمی ہو، اور مکان کی چھت کی ڈھلوان اس کے گھر کی طرف ہو، اور یہ معلوم ہو، کہ یہ ڈھلوان قدیمی ہے نئی نہیں ہے، تو وہاں پرنالہ رکھنے کا حق ہے۔''

جو پشتہ کہ نقشہ میں رنگ زرد دکھایا گیا ہے، اور جو زمین نالی کی ہے، اگرچہ اس کو پتھر سے ڈھانک دیا گیا ہے وہ شرعاً مسجد کے حکم میں نہیں ہے، اور اس قدر زمین کو مسجد نہیں کہہ سکتے ہیں، اور ہندہ اپنے پرنالہ قائم رکھنے کی شرعاً مستحق ہے۔ ہدایہ میں ہے۔

"ومن جعل مسجدا تحته سرداب اوفوقه بيت وجعل باب المسجد الى الطريق وعزله عن فله ان يبيعه وان مات يورث عنه لانه لم يخلص لله تعالى لبقاء حق العبد متعلقا به"

''اگر کوئی شخص مسجد بنائے، اور اس مسجد کے نیچے اس کا کوئی تہ خانہ ہو، یا اوپر مکان ہو، اور وہ مسجد کا دروازہ شارع عام کی طرف رکھ دے اور اس کو اپنے ملک سے خارج کردے، تو وہ اس کو فروخت کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ خود فوت ہوجائے، تو وہ ورثہ میں تقسیم ہوسکتے ہیں، کیوں کہ وہ اللہ کے لیے خاص نہیں ہوا۔ اس میں بندے کا حق ہے۔''

پس صورت مذکورہ میں ہندہ کا عذر قابل تسلیم ہے۔ اور ہندہ شرعاً گناہ گار نہیں ہے۔ بلکہ جو لوگ ہندہ پر جبر کرنا چاہتے ہیں، وہ شرعاً بے راہی پر ہیں، بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ ہندہ یا رفقائے ہندہ رفع شکایت بدبو کے واسطے اپنی لاگت سے نل آہنی وغیرہ بنا دینے کو تیار ہیں۔

دوسرے ہندہ شرعاً اپنے حقوق کی حفاظت کا استحقاق بلا معصیت رکھتی ہے۔

تیسرے جب کہ چوکون تک اثر نالی کے پانی کا نہیں پہنچتا ہے، تو شرعاً اس پر نماز درست ہے۔

چوتھے جولوگ مسلمان کی توہین کے درپے ہوں، اور حق کوچھپا دیں، اور ناحق پر اڑیں، تو وہ لوگ شرعاً خطا پر ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہٗ محمد مظہر اللہ

الجواب اقول وباللہ التوفیق: اصل یہ ہے کہ کوئی زمین اس وقت تک مسجد نہیں ہوسکتی، کہ اس سے تعلق، مالک کا نہ اٹھ جاوے، اور بندہ کا کوئی حق اس میں باقی نہ رہے،

'قال الشامی وفی القھستانی ولابد من افرازہ ای تمییزہ عن ملکہ من جمیع الوجوہ فلو کان العلو مسجدا والسفل حوانیت او بالعکس لایزول ملکہ لتعلق حق العبد کما فی الکافی 'صفحہ ۴۰۳ جلد ۳)

''اور ضروری ہے کہ (مسجد) آدمی کی ملکیت سے پوری طرح الگ ہو، اگر مسجد کے اوپر یانیچے دکانیں یا مکان ہو تو اس سے بندے کا حق چونکہ متعلق ہے لہٰذا اس کی ملکیت سے پوری طرح وہ مسجد علیحدہ نہیں ہوگی۔''

پس جب کہ ہندہ و مورث ہندہ کے پرنالے اسی زمین میں قدیم سے پڑتے تھے اور بوقت تعمیر مسجد وہ پرنالے جاری رہے، تو ہندہ اپنے مکان کے پرنالے باقی رکھنے، اور اپنا حق نہ چھوڑنے سے گناہ گار نہ ہوگی، بلکہ مجبور کرنا اس کو جائز نہیں ہے اور مجبور کرنے والے گناہ گار ہیں، البتہ یہ مناسب ہے، کہ رفع بدبو کی مناسب تدابیر کرادی جاوے۔

نقشہ منسلکہ میں جو پشتہ برنگ زرد اور جو نالی پانی کے نکلنے کی دکھلائی گئی ہے، وہ حکم مسجد میں نہیں ہے، ہندہ کے مکان کا تعلق اور حق اس میں ہے۔

ہندہ کو اپنے حقوق کی حفاظت میں جس کا اس کو شرعاً اختیار ہے کچھ گناہ نہیں، نماز ان پتھروں پر درست ہے اگرچہ وہ داخل مسجد نہیں، کما مر عن الشامی

چوتھے جو لوگ بلاوجہ کسی مسلمان کی توہین اور اس کے حقوق زائل کرنے کے درپے ہوں، وہ گناہ گار ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «المسلم اخوا المسلم لایظلمہ ولایخذلہ ولایحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشران یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ» رواہ مسلم مشکوۃ شریف واللہ اعلم

(کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی مفتی المدرسہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرسکتا ہے نہ ذلیل کرسکتا ہے نہ حقیر سمجھ سکتا ہے۔ پرہیزگاری یہاں ہے آپ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور تین دفعہ فرمایا، آدمی کو یہی گناہ کافی ہے، کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے، ہر مسلمان پر ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے''

بلاشک ہندہ کو شرعاً مجبور نہیں کیا جاسکتا، کہ وہ اپنے پرنالے اکھیڑ کر دوسری طرف بنالے، کیوں کہ بنائے مسجد سے پیشتر وہ پرنالے جاری تھے، جس کا حق اس کو حاصل تھا، مگر ادب اور تعظیم مسجد اسی کی متقاضی ہے، کہ ہندہ بہ نیت ثواب آخرت دنیا کا خرچ قبول کرکے پرنالے دوسری طرف پھیر دے۔ عبد الحق مفسر تفسیر حقانی

سوال سائل صرف اس قدر ہے کہ اجرائے میزاب کا حق ہندہ کا ہے یا نہیں، اس کو جبراً اٹھانے کا کوئی مجاز رکھتا ہے یا نہیں، ہندہ عاصی اور نافرمان ہوسکتی ہے پرنالہ کے قائم رکھنے میں یا نہیں؟ سو جملہ علماء جن کی مواہیر ثبت ہیں اس فتویٰ پر تحریر فرمارہے ہیں کہ حق ہندہ کا ثابت ہے اس کو مجبور کرنا جائز نہیں، اور پرنالہ قائم رکھنے میں نہ عاصی ہے نہ گناہ گاہ، پھر اس کو مطعون کرنا اور اس کی توہین کرنا کیسے درست ہوگا، ہاں مسجد کی تعظیم ہر مسلمان پر لازم ہے، اگر بدبو آتی ہو تو اس کا رفع کرنا کسی تدبیر سے ضروری ہے۔ جس میں حق ہندہ بھی تلف نہ ہو اور تطہیر و تنظیف مسجد بھی باقی رہے، وہ دو صورت سے متصور ہے، یا بطور نل آہنی کے، یا دو میزاب کا ایک کردیا جائے، کس واسطے کہ احقر... اس موقع کو خود جاکر دیکھ آیا ہے، اس میں تلویث مسجد کا تو احتمال ہی نہیں، اگر ہے، تو بدبو کا ہے، اس کو رفع کرنا بحق مسجد جملہ مسلمین کو لازم ہے، اور چونکہ بحکم شرع شریف ہر ذی حق کو اس کا حق دلوانا چاہیے، تو ہندہ کی حق تلفی کیوں کر جائز ہوگی، کافر کا بھی حق دلوانا شارع علیہ السلام کا کام ہے، پس بفتویٰ علمائے کرام ہندہ پر جبر نہیں پہنچتا، ہاں ہندہ اگر برضا مندی خود اپنا حق چھوڑ دے اور مسجد کی عظمت کا خیال کرکے پرنالہ کیا، بلکہ سارا مکان ہی اپنا قربان کردے مسجد پر تو عند اللہ ماجور و مثاب ہوگی، جنت میں درجات عالیہ کی مستحق ہوگی، مگر یہ بات دوسری ہے، اور حکم اور ہے۔ اس میں ہندہ کی کیا خصوصیت ہے، ہر مسلمان کو چاہیے کہ مسجد کی تنظیف و تطہیر میں کوشش کرے اور اس کی ترقی چاہے۔ مگر اس پر کسی کو مجبور تو نہیں کیا جاسکتا، ایسا ہی ہندہ متساوی الاقدام ہے۔ یہ تشریح ہے عبارات مسطورہ بالا کی جو علماء نے تحریر فرمائی ہیں۔ واللہ اعلم حررہ کرامت اللہ عفا اللہ عنہ۔

(الجواب صحیح محمد بشیر عفی عنہ، سید محمد عبد السلام غفرلہٗ، سید محمد ابوالحسن (فتاویٰ نذیریہ ص۲۰۷ ج ۱)